

پراسرار رسی

آرتھر کانن ڈائل

پُراسرار رسّی

آرتھر کونن ڈائل

ترجمہ اور خلاصہ

اختر رضوی



یہ آج سے نوّے سال پہلے کا واقعہ ہے۔ ایک دن صُبح کو واٹسن کی آنکھ کھُلی تو اس کا دوست اور انگلستان کا مشہور سُراغ رساں شرلاک ہومز اس کے بستر کے پاس کھڑا تھا۔ واٹسن نے پہلے آتش دان والی الماری پہ رکھی ہُوئی گھڑی پر نظر ڈالی جو سوا سات بجا رہی تھی پھر ہومز کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔ ہومز نے کہا:

" واٹسن، مجھے افسوس ہے کہ میں نے تمھیں جگا دیا۔ بات یہ ہے کہ ایک خاتون نے میری نوکرانی مسز ہڈسن کو باہر بُلایا تھا کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ مسز ہڈسن نے مجھے جگا دیا۔ میں نے تم کو ہوشیار کر دیا۔"

" بات کیا ہے آخر؟ کہیں آگ لگ گئی ہے؟" واٹسن نے پُوچھا۔

ہومز نے کہا " نہیں۔ ایک جوان عورت بیٹھک میں میرا

انتظار کر رہی ہے۔ وہ اتنے سویرے باہر سے لندن آئی ہے تو یقیناً کوئی خاص بات ہوگی جس کی اطلاع وہ مجھے دینا چاہتی ہے۔ اور چونکہ تم ہر بات کو شروع ہی سے جاننے کی کوشش کرتے ہو اس لیے میں نے سوچا کہ تمھیں بھی اس معاملے میں شریک کر لوں۔"

"میں کسی قیمت پر بھی اس موقع کو ضائع نہ کروں گا میرے دوست!"

واٹسن یہ کہتا ہوا پھرتی سے اٹھ بیٹھا، جلدی سے اس نے کپڑے پہنے اور چند منٹ میں اپنے دوست کے ساتھ نیچے بیٹھک میں جانے کے لیے تیار ہو گیا۔ ہومز کو کوئی الجھن نہ تھی۔ اس کے لیے تو یہ روز جیسی ایک بات تھی مگر واٹسن کے دماغ میں ہزاروں خیالات پیدا ہو رہے تھے۔

"یہ عورت کون ہے؟ کہاں سے آئی ہے؟ اس پر کیا مصیبت پڑ گئی ہے؟ یہ کس قسم کی امداد چاہتی ہے؟"
اسی طرح کی باتیں سوچتا ہوا وہ ہومز کے ساتھ باہر کے کمرے میں آ گیا۔

وہاں ایک عورت سیاہ کپڑوں میں کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی۔ انھیں دیکھتے ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہومز

اطمینان سے آگے بڑھا اور سلام کر کے اس نے اپنا تعارف کرایا :

"میرا نام شرلاک ہومز ہے۔ یہ میرے دوست ڈاکٹر واٹسن ہیں جن سے تم اتنی ہی آزادی کے ساتھ باتیں کرسکتی ہو جتنی آزادی سے میرے ساتھ۔" وہ ایک لمحے کے لیے رُکا پھر اس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر عورت سے کہا :

"ارے! یہاں تو آگ روشن ہے۔ اپنی کُرسی اس کے قریب لے آؤ۔ میں ابھی مسز ہڈسن سے تمھارے لیے گرم کافی منگواتا ہُوں۔" پھر اس نے اس کی طرف دیکھ کر کہا "ارے! تم تو کانپ رہی ہو!"

عورت نے کہا "یہ کپکپی سردی کی وجہ سے نہیں ہے۔"

ہومز نے سوال کیا" پھر کس وجہ سے ہے؟"

عورت نے جواب دیا "خوف سے۔ میرا دل قابُو میں نہیں مسٹر ہومز۔"

شرلاک ہومز نے اس پہ گہری نظر ڈالی اور کہا" تم کو ڈرنا نہیں چاہیے۔ ہم لوگ حالات پر قابُو پالیں گے۔ میں سمجھتا ہُوں، تم ریل گاڑی میں آئی ہو؟"

عورت نے پوچھا "کیا آپ مجھے جانتے ہیں؟"

ہومز نے جواب دیا "میں تمھیں جانتا تو نہیں لیکن

ٹکٹ کا نصف حصّہ جو تمھارے پاس موجود ہے، وہ واپسی کے ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔ مجھے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ تم بہت سویرے گھر سے نکلی ہو۔"

"آپ بالکل درُست فرماتے ہیں۔" اُس نے کہا "میں اپنے مکان سے چھ بجے سے پہلے ہی روانہ ہوگئی تھی اور پہلی گاڑی سے واٹرلو پہنچ گئی تھی۔"

وہ ایک لمحے کے لیے رُکی، پھر بولی "مگر اب زیادہ دیر میں اس خوف کو برداشت نہیں کر سکتی۔ میرے پاس صرف ایک ہی آدمی تھا جس سے میں یہ واقعہ بیان کر سکتی تھی مگر وہ میری کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا لہٰذا میں مایوس ہو کر بیٹھ رہی اور مجھے یقین ہو گیا کہ میرا انجام بھی میری بہن جیسا ہوگا۔"

ہومز عورت کی بات کو بڑی توجّہ سے سُن رہا تھا۔

اُس نے ایک لمبی سانس لی اور پھر بولی "وہ تو خُدا بھلا کرے بیگم فرن ٹوش کا۔ انھوں نے مجھے آپ کا نام بتا دیا ——— چند سال پہلے ایسے ہی ایک معاملے میں آپ نے ان کی مدد کی تھی۔"

یہ کہہ کر وہ تھوڑی دیر کے لیے رُکی اور پھر بولی: "انھیں سے میں نے آپ کا پتا لیا اور یہاں آ گئی۔

کیا میں اُمید کر سکتی ہوں کہ آپ میری مدد کریں گے؟ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کر دوں کہ میں اس کا معاوضہ بھی ابھی ادا نہیں کر سکتی۔ ہاں، ایک دو مہینے میں میری شادی ہو جائے گی تو اس وقت آپ جو کچھ چاہیں گے، وہ حاضر کر دوں گی۔"

"تم ہر وہ بات بیان کر ڈالو جو اس سلسلے میں ضروری ہو۔ کچھ رہ نہ جائے۔" ہومز نے کہا۔

عورت بیان کرنے کے لیے خود بے تاب تھی۔ اس نے ایک لمحہ تامل کیے بغیر کہنا شروع کیا:

"میرا نام ہیلن اسٹونر ہے۔ میں اپنے سوتیلے باپ کے پاس رہتی ہوں جو انگلستان کے قدیم خاندانوں میں سے ایک خاندان کا آخری آدمی ہے اور سرے میں اسٹوک موران کا رائے لاٹ کہلاتا ہے۔"

ہومز بیچ میں بول اُٹھا "میں ان کا نام جانتا ہوں اور ان کے خاندان سے بھی واقف ہوں۔"

ہیلن کہتی رہی "یہ خاندان کسی زمانے میں انگلستان کا سب سے دولت مند خاندان تھا لیکن اب غریب ہو گیا ہے۔ اس لیے میرے سوتیلے باپ کو ضروریات پوری کرنے کے لیے کام کرنا پڑا۔ اور وہ ایک ڈاکٹر کی حیثیت

سے ہندوستان چلا گیا۔ وہ ایک اچھا ڈاکٹر تھا۔ ہندوستان میں اس نے کافی دولت پیدا کر لی۔



میری ماں بھی اُن دنوں ہندوستان میں تھی۔ اس کے پہلے شوہر یعنی میرے سگے باپ کا انتقال ہو گیا تھا۔ میں اور میری بہن جولیا بہت چھوٹی تھی۔ میری ماں کی عمر بھی زیادہ نہ تھی۔ اس کو اپنی زندگی اور بچوں کی پرورش کے لیے ایک سہارے کی ضرورت تھی۔

" ڈاکٹر رائے لاٹ (یعنی میرا سوتیلا باپ) ایک کام یاب ڈاکٹر تھا۔ اس نے جب میری ماں سے شادی کی خواہش کی تو اُس نے منظور کر لیا کیونکہ رائے لاٹ اس کی نظر میں بُرا نہ تھا۔ اُس نے رائے لاٹ سے شادی کر لی۔

" یہ باتیں مجھے خواب کی طرح یاد ہیں۔ بہر حال اب

میں اور میری بہن خوش تھی، مگر جلد ہی میری ماں بھی باپ کی طرح ہم دونوں کو چھوڑ کر چل بسی۔ میری ماں کے پاس کافی دولت تھی جس کو اُس نے ڈاکٹر رائے لاٹ کے پاس اس وقت تک کے لیے رکھوا چھوڑا تھا جب تک ہم جوان نہ ہو جائیں۔ اس نے وصیت کی تھی کہ جب ہماری شادی ہو جائے تو کچھ رقم ہر سال ہم دونوں کو دی جاتی رہے۔

"ہم انگلستان واپس آئے تو ہمارا سوتیلا باپ ہم دونوں کو اپنے پُرانے مکان اسٹوک مورن میں لے آیا۔ ماں کی دولت ہماری ضروریات کے لیے بہت کافی تھی اور ہماری زندگی اچھی اور خوش حال تھی۔ ڈاکٹر رائے لاٹ اب کچھ نہ کماتا تھا اور اس کو ضرورت بھی نہ تھی، کیونکہ سلیقے سے خرچ کیا جاتا تو میری ماں نے اتنا چھوڑا تھا جو زندگی بھر کے لیے کافی تھا۔

"ہمارے پڑوسی رائے لاٹ کے اسٹوک مورن آنے سے بہت خوش تھے لیکن اس کے مزاج میں اب بڑی تبدیلی واقع ہو گئی تھی۔ وہ حد درجہ چڑچڑا اور لڑاکو بن گیا تھا۔ سب سے الگ تھلگ اور دُور دُور رہتا تھا۔ ایک ایک سے لڑنے کی کوشش کرتا۔ جو اس کے راستے

سے گزرتا، اس کو پریشان کرتا۔ پچھلے ہفتے اس نے ایک آدمی کو پل پر سے دریا میں پھینک دیا اور اس کو پولیس سے بچانے کے لیے گھر میں جو کچھ تھا وہ ہمیں پولیس کو دے دینا پڑا۔ اُس کو ہندوستانی جانوروں سے بڑی دلچسپی ہے۔ ہندوستان میں اس کا ایک دوست ہے جو اس کو ایسے جانور بھیجتا رہتا ہے۔ اس کے پاس ایک چیتا اور ایک بن مانس ہے۔ یہ دونوں آزادی کے ساتھ باغ میں گھومتے پھرتے ہیں اور پڑوسی ان سے بہت ڈرتے ہیں۔

"اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مجھے اور میری بہن جولیا کو زندگی کی خوشیاں بہت ہی کم نصیب ہوئیں۔ کوئی نوکر ہمارے ہاں ٹھہرنے پر راضی نہیں ہوتا۔ ہماری زندگی کچھ عجیب سی ہے۔ ایک عرصے تک ہم خود گھر کے سارے کام کاج کرتے رہے۔" یہ کہہ کر وہ سانس لینے کے لیے رکی۔ پھر کہنے لگی "جولیا کی عمر تیس سال کی تھی، مگر اس عمر میں ہی اس کے بال سفید ہونا شروع ہو گئے تھے جیسے کہ اب میرے ہیں۔"

ہومز نے پوچھا "کیا تمھاری بہن کا انتقال ہو گیا؟"

ہیلن نے بتایا "جی ہاں۔ دو سال ہوئے کہ وہ چل بسی۔ اس کی شادی ہونے والی تھی۔"

اس کا گلا بھر آیا۔ اس نے کوشش کی کہ آنکھوں میں آنے والے آنسو پی جائے مگر ضبط نہ کر سکی۔ ہومز نے اس سے سوال کیا:

"کہاں ہو رہی تھی اس کی شادی؟"

"میری چچی کے ایک رشتے دار سے۔ میرے باپ کو بھی اس سے کوئی اختلاف نہ تھا۔ اس نے اس کی اجازت دے دی تھی۔" ہیلن نے بیان کیا۔

ہومز نے پوچھا:

"کیا کچھ بیمار ہو گئی تھی وہ؟"

"نہیں۔ بیمار نہیں ہوئی۔ اچانک مر گئی۔" ہیلن نے بتایا۔

"اچانک مر گئی!" ہومز نے اس کے الفاظ کو دُہرایا "کس طرح؟"

ہیلن کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسو آ گئے۔ اس نے آنسو پونچھ کر کہا "شادی ہونے میں دو ہفتے باقی تھے میں انتظامات میں لگی ہوئی تھی جولیا بہت خوش خوش میرا ہاتھ بٹاتی تھی مگر یہ خوشی اس کی قسمت میں نہ تھی۔ وہ اس سے پہلے ہی چلی گئی۔"

اس کے مُنہ سے ایک گہری آہ نکلی۔ وہ کہہ رہی تھی

"میں سوچتی ہوں تو کلیجا مُنہ کو آجاتا ہے۔"

ہومز نے بیچ میں دخل دیتے ہوئے کہا "اس کی موت کی تفصیل بیان کرو۔"

ہیلن اپنے آپ کو سنبھال کر کہنے لگی "ہاں، تو ہم جس مکان میں رہتے ہیں وہ بہت بڑا اور پرانا ہے۔ نچلے حصّے کے بیچ میں بیٹھک اور سونے کے کمرے ہیں جو ہم اپنے استعمال میں رکھتے ہیں۔ گھر کا باقی حصّہ یونہی پڑا رہتا ہے۔ سونے کے کمروں میں پہلا کمرا ڈاکٹر رائے لاٹ کا ہے، دوسرا میری بہن کا اور تیسرا میرا۔ میرا کمرا عمارت کے بالکل آخر میں ہے۔ ان کمروں کے درمیان دروازے نہیں ہیں اور ان کے آگے ایک غلام گردش ہے۔"

اس نے سانس لے کر ہومز کی طرف دیکھا۔ ہومز نے کہا "ہاں، ہاں۔ تم اپنا بیان جاری رکھو۔"

عورت کہنے لگی "تینوں کمروں کی کھڑکیاں باغ کی طرف کھلتی ہیں۔ جس رات میری بہن کا انتقال ہوا تھا، اس رات ڈاکٹر رائے لاٹ اپنے کمرے میں ذرا جلدی چلے گئے تھے لیکن شاید وہ اس روز کچھ زیادہ پریشان تھے کیونکہ کمرے میں جانے کے باوجود بستر پر نہیں لیٹے۔ ان کے سگار کا دھواں میری بہن کے کمرے میں آتا رہا۔ وہ سگریٹ پہ سگریٹ پیتے رہے۔



جولیا کو سگریٹ کا دُھواں ناپسند تھا اس لیے وہ میرے کمرے میں چلی آئی جہاں ہم دیر تک شادی کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ وہ مارے خُوشی کے پھُولی نہ سماتی تھی۔ اور میں بھی اس کو خوش دیکھ کر بہت خُوش تھی۔ گیارہ بجے کے قریب نیند کا کچھ احساس ہونے لگا تو وہ اُٹھی لیکن دروازے پر جا کر رُک گئی اور پیچھے مُڑ کر دیکھنے لگی، جیسے کچھ کہنا چاہتی ہو۔ میں اس کی طرف متوجّہ ہو گئی۔ وہ پُوچھنے لگی:

"ہیلن، تم نے کبھی رات کے وقت کسی کو سیٹی بجاتے تو نہیں سُنا؟"

"نہیں، میں نے تو نہیں سُنا۔" میں نے جواب دیا "کیوں؟ کیا بات ہے؟"

اس نے جواب دینے کے بجائے اُلٹا سوال کیا "کہیں تم

رئینڈ میں سیٹی تو نہیں بجاتیں؟"

"نہیں تو۔ لیکن کیوں؟ بات کیا ہے آخر؟" میں نے دریافت کیا۔

اُس نے کہا "پچھلی کئی راتوں سے صُبح تین بجے کے قریب میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سُنتی رہی ہوں، مگر کہہ نہیں سکتی کہ آواز کہاں سے آتی ہے؟"

"شاید دوسرے کمرے یا باغ سے آتی ہو۔" میں نے کہا

"میں نے خیال کیا تھا کہ تم سے پُوچھوں گی کہ تم نے تو ایسی کوئی آواز نہیں سُنی۔ مگر تم انکار کرتی ہو۔"

میں نے کہا "میں نے تو کبھی کوئی آواز نہیں سُنی۔"

"اچھا، تو میں اب اس بارے میں زیادہ سوچ بچار نہیں کروں گی۔" پھر وہ میری طرف دیکھ کر مُسکرائی اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اندر جا کر اس نے دروازہ بند کر لیا۔ میں نے دروازے میں اس کے چابی گھمانے کی آواز خود سُنی تھی۔"

واٹسن اور ہومز بڑی توجّہ سے ہیلن کا بیان سُن رہے تھے۔ اس نے ایک لحظے کے لیے دم لیا اور کئی اُلٹی سیدھی سانسیں لے کر کہنے لگی:

"میرے دل کو بھی ایک گھبراہٹ سی ہو رہی تھی مگر اس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی، اس لیے میں نے

بھی اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا اور بستر پر آ کر لیٹ گئی۔"

"کیا تم ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتی تھیں؟" ہومز نے پوچھا۔

"ہمیشہ۔" ہیلن نے بتایا" اس کا سبب یہ ہے کہ ڈاکٹر رائے لاٹ کے پاس ایک چیتا اور ایک بن مانس ہے۔"

ہومز نے کہا" ٹھیک ہے۔ تم اپنی کہانی جاری رکھو۔"

ہیلن کہنے لگی" بستر پر لیٹ کر میری گھبراہٹ اور بڑھ گئی۔ میں نے سونے کی بڑی کوشش کی لیکن بے سود۔

"مجھے ایک خطرہ سا محسوس ہو رہا تھا کہ شاید کچھ گڑبڑ ہے۔ یہ ایک بہت ڈراؤنی رات تھی۔ باہر تیز ہوا چل رہی تھی اور بارش کی بوندیں ہماری کھڑکیوں سے ٹکرا رہی تھیں۔ یکایک میں نے کسی عورت کی سہمی ہوئی چیخ سُنی۔ یہ چیخ میری بہن جولیا کی تھی۔ میں پھرتی کے ساتھ بستر سے اُٹھی اور دروازے کی طرف جھپٹی۔

"میں نے اپنے کمرے کا دروازہ کھولا تو ہلکی سی سیٹی کی آواز سُنائی دی اور ساتھ ہی کوئی بھاری دھات کا ٹکڑا گرتا ہوا محسوس ہوا۔ میں غلام گردش میں پہنچی ہی تھی کہ جولیا کے کمرے کا دروازہ کھلا اور لیمپ کی روشنی میں وہ مجھے باہر نکلتی نظر آئی۔ اس کا چہرہ خوف سے سفید ہو رہا تھا

اور ایک ہاتھ اُوپر اُٹھا ہُوا تھا۔ وہ ایک طرف سے دُوسری طرف اس طرح دوڑ رہی تھی جیسے نشے میں ہو۔ میں اُس کی طرف لپکی اور پھر میں نے اس کو اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ لیکن وہ زمین پر گر گئی اور اس کے مُنھ سے ایک ایسی چیخ نکلی جو میں کبھی نہیں بھلا سکتی۔"

"میرے خُدا! ہیلن! ــــــ رسّی ــــــ رسّی کا داغ۔" وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی لیکن کہہ نہ سکی۔ البتّہ اس نے ڈاکٹر کے دروازے کی طرف اُنگلی سے اِشارہ کیا اور میں اپنے سوتیلے باپ کو پکارتی ہُوئی دوڑ پڑی۔ وہ اپنے کمرے سے نکل رہا تھا۔ جب میں اس کے ساتھ جولیا کے پاس پہنچی تو وہ مر چکی تھی۔"

"کیا تمھیں سیٹی کی آواز اور دھات کے ٹکڑے کی آواز کا پورا یقین ہے؟" ہومز نے دریافت کیا۔

"یہی بات مُجھ سے جولیا کی موت کی تفتیش کرنے والے نے بھی پوچھی تھی۔ لیکن وہ رات ایک طوفانی رات تھی اور میں اتنی بدحواس اور گھبراہٹ میں تھی کہ ان باتوں پر کوئی توجّہ نہ دے سکی"

ہومز نے سوال کیا "اس وقت جولیا کے جسم پر کون سے کپڑے تھے؟"

ہیلن نے جواب دیا "وہ سونے کے کپڑوں میں تھی اور جب وہ کمرے سے باہر آئی تھی تو اس کے داہنے ہاتھ میں ایک ماچس کی تیلی کا سرا اور بائیں ہاتھ میں دیا سلائی کی ڈبیا تھی۔"

ہومز نے کہا "اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے شمع روشن کی تھی اور اردگرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ یہ ایک اہم بات ہے اور ہاں اس کی موت کی جانچ کرنے والے نے کچھ اور پوچھا تھا؟"

"کھانے پینے کے متعلق دریافت کیا تھا اور اسی قسم کے بہت سے سوالات کیے تھے۔" ہیلن نے بتایا۔

"پھر وہ کس نتیجے پہ پہنچا؟" ہومز نے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ دو چار دن میں وہ بتائے گا لیکن کئی روز کے بعد جب میں گئی تو اس نے پھر ایک مہینے کا وقت لے لیا۔" ہیلن نے کہا۔

"اس کے بعد پھر گئیں تم؟" ہومز نے سوال کیا۔

"ہاں گئی تھی۔ مگر کچھ حاصل نہیں ہوا۔"

"آخر کیا کہا اُس نے؟" ہومز نے پُوچھا۔

"کچھ بتا نہ سکا کہ اس کی موت کس چیز سے واقع ہوئی" ہیلن نے کہا۔

ہومز نے دریافت کیا" زہر کے بارے میں کیا خیال تھا اس کا؟"

ہیلن نے بتایا" ڈاکٹروں کو زہر کی کوئی علامت نہیں ملی۔ مجھے یقین ہے کہ اس کی موت خوف کی وجہ سے واقع ہوئی۔ لیکن وہ کون سی چیز تھی جس نے اس کو خوف زدہ کر دیا؟ یہ میں نہیں بتا سکتی۔"

ہومز نے سوال کیا" اور ہاں! جب اس نے کسی رسّی کے بارے میں کہا تھا تو اس سے اس کا کیا مطلب تھا؟"

ہیلن نے جواب دیا" مجھے نہیں معلوم۔"

ہومز بولا" اچھا آگے بتاؤ۔ پھر کیا ہوا؟"

" پھر کیا ہوتا۔ میں رو پیٹ کر بیٹھ رہی۔ اس واقعے کو دو برس ہو چکے ہیں مگر میرے لیے ابھی کل کی بات ہے میری زندگی بہت افسردہ اور اُداس ہے اور میں ایک لمحے کے لیے بھی جولیا کو نہیں بھلا سکی۔"

" تو تم مجھ سے جولیا کے معاملے کی تفتیش کرانا چاہتی ہو؟" ہومز نے پوچھا" اگر ایسا ہی تھا تو اس وقت آئی ہوتیں جب وہ مری تھی۔"

" اس واقعے کا ذکر تو میں نے اپنی بات کے سلسلے میں کیا تھا۔" ہیلن بیچ میں بول اُٹھی۔

"تو تمہارا واقعہ اس سے الگ ہے؟" ہومز نے پوچھا۔

"ہیلن نے سر کی جنبش سے "ہاں" میں جواب دیا۔

ہومز نے دریافت کیا "تمہارے ساتھ کیا پیش آیا؟

"بتاتی ہوں وہ بھی۔" ہیلن بولی اور دماغ پہ زور دینے لگی۔ پھر اُس نے ہومز کے چہرے پہ نگاہیں جما دیں اور کہنے لگی "میرے لیے زندگی میں بہت کم دلکشی تھی اور شادی کے بارے میں تو کچھ سوچتی بھی نہ تھی۔ میں نے سمجھ لیا تھا کہ باقی زندگی یُونہی گزر جائے گی۔"

وہ ایک لمحے کے لیے رُکی۔ پھر کہنے لگی "لیکن مہینے ڈیڑھ مہینے قبل رشتے کے ایک نوجوان سے اچانک میری مُلاقات ہوگئی۔ اس کا نام پرسی آرمیٹج ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ جولیا کا غم بھولنے کے لیے میں اس سے شادی کر لوں۔

میں نے اس وقت تو کوئی جواب نہ دیا مگر گھر جا کر اطمینان سے سوچا تو راضی ہوگئی۔"

ہیلن بات پوری کر کے ٹھہر گئی۔ پھر اس نے کہنا شروع کیا "میرے سوتیلے باپ کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس نے رضامندی دے دی ہے اور چند ہی ہفتوں میں ہماری شادی ہونے والی ہے۔ دو روز ہوئے کہ اس نے میرے سونے کے کمرے کی مرمّت شروع کرا دی ہے اور مجھے جولیا

کے کمرے میں بھیج دیا ہے۔"
ہومز پوری توجہ سے سُن رہا تھا اور وہ کہہ رہی تھی :
"پچھلی رات میں جاگ رہی تھی کہ میں نے ویسی ہی ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سُنی جیسی بہن کے انتقال کی رات سُنی تھی۔ میں ایک دم اُچھل پڑی اور لیمپ روشن کرنے لگی لیکن مجھے کمرے میں کچھ دکھائی نہ دیا۔ میں بہت خوف زدہ ہو گئی تھی لہٰذا بستر پر نہیں گئی اور سویرا ہوتے ہی آپ کا پتا لے کر گھر سے روانہ ہو گئی۔"
"تم نے بہت اچھا کیا۔" ہومز نے کہا "لیکن یاد کر لو، کوئی بات کہنے کو رہ تو نہیں گئی؟"
ہیلن نے کہا "نہیں۔ میں نے سب کچھ بیان کر دیا ہے۔"
"نہیں، مس ہیلن۔ ابھی تم نے ساری باتیں نہیں بتائی ہیں۔ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اپنے باپ کے خیال سے چھپا لی ہیں۔"
"کیا مطلب آپ کا؟" ہیلن نے پوچھا۔
ہومز نے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جس پر پانچ نیلے نشان بنے ہوئے تھے اور کہا "ڈاکٹر رائے لاٹ نے تم کو مارا ہے؟"
ہیلن بات کو ٹالتے ہوئے بولی "ہاں۔ وہ بہت سخت

آدمی ہیں۔ ان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کتنے مضبوط ہیں۔"

ہومز نے دریافت کیا" اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈاکٹر اکثر تم کو مارتا رہتا ہے؟"

"نہیں۔ یہ بات نہیں ہے۔ بعض دن ان کا مزاج نہ جانے کیسا ہو جاتا ہے کہ وہ ایک ایک سے لڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔" ہیلن نے کہا۔

"پچھلی بار اس نے کب تمھیں مارا تھا؟" ہومز نے پوچھا۔

"کوئی تین دن ہوئے۔" ہیلن نے بتایا۔

"کیوں؟"

"میں اس کے کمرے میں بغیر اجازت چلی گئی تھی۔" ہیلن نے جواب دیا۔

"کیا کر رہا تھا وہ اس وقت؟"

"میں نے غور نہیں کیا۔ میں اس سے کوئی بات پوچھنا چاہتی تھی۔ وہ مجھے دیکھتے ہی آگ بگولا ہوگیا اور مجھ پر جھپٹ پڑا ـــــ بڑی مشکل سے میں پیچھا چھڑا کر بھاگی۔"

"ہوں ـــــ" ہومز نے آگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "مگر مجھے ابھی بہت سی باتیں معلوم کرنا ہیں ـــــ اور وقت کم ہے۔ اچھا، یہ بتاؤ، اگر ہم اور واٹسن اسٹوک موران پہنچیں

تو کیا تمہارے سوتیلے باپ کے علم میں آئے بغیر ان کمروں کو دیکھ سکیں گے جن میں تم رہتی ہو؟"

ہیلن نے بتایا "میرا خیال ہے آج وہ شہر آئے ہوں گے اور سارا دن غائب رہیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ چلو گے نا واٹسن؟" واٹسن نے ہامی بھر لی ہومز نے ہیلن سے کہہ دیا "ہم دونوں آئیں گے۔ اب یہ بتاؤ کہ آج کا تمہارا کیا پروگرام ہے؟ کہاں جاؤ گی تم؟"

ہیلن نے کہا "شہر آ گئی ہوں تو چاہتی ہوں ایک دو کام کرتی چلوں اور بارہ بجے والی گاڑی سے واپس ہو جاؤں"

"بہتر ہے۔ ہم لوگ سہ پہر کو اسٹوک موران پہنچ جائیں گے۔" ہومز نے کہا۔

وہ دونوں کو سلام کر کے رخصت ہو گئی۔

"کیا خیال ہے تمہارا اس سلسلے میں واٹسن؟" ہومز نے عورت کے جانے کے بعد اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔" واٹسن سوچتے ہوئے بولا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ ڈاکٹر رائے لاٹ اپنی سوتیلی لڑکیوں کی شادی کو پسند نہیں کرتا۔"

وہ اپنی بات پوری نہ کر سکا تھا کہ ہومز کی توجہ دوسری جانب مبذول ہو گئی اور اس کے منہ سے نکل گیا "ارے!

یہ کون ؟"
دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا آدمی ان کے سامنے آیا۔
اس نے ان دونوں پہ اچٹتی ہوئی نظر ڈال کر سوال کیا:
"ہومز کون ہے آپ میں سے؟"
"میرا نام ہے، جناب۔" ہومز نے جواب دیا۔
"میں اسٹوک مورن کا ڈاکٹر رائے لاٹ ہوں۔" اس نے اپنا تعارف کرایا۔
"ڈاکٹر رائے لاٹ ——— !" ہومز نے اچانک چونک کر اس کے الفاظ کو دُہرایا۔
"ہاں! ڈاکٹر رائے لاٹ!" ڈاکٹر نے کہا۔
"جی سُن لیا میں نے۔ تشریف رکھیے۔" ہومز نے کہا۔
"آپ میری طرف سے مطمئن رہیں۔ میں کوئی نامناسب حرکت نہیں کروں گا۔"
"اس کی ہمت بھی نہ کرنا۔" ہومز نے کہا۔
"ہاں، یہ بتایئے کہ ابھی میری سوتیلی لڑکی یہاں آئی تھی۔ وہ کیا کہہ رہی تھی آپ سے؟" ڈاکٹر نے پوچھا۔
ہومز نے کہا" سال کے اس مہینے میں سردی ہمیشہ بڑھ جاتی ہے"
"کیا کہہ رہی تھی وہ؟" ڈاکٹر نے جھلا کر پوچھا اور ہومز



نے سُنی ان سُنی کر کے کہا:
"سُنا ہے اس سال پیداوار بہت کم ہوگی۔"
ڈاکٹر نے بگڑ کر کسی قدر بلند آواز سے کہا "میں تم کو جانتا ہوں۔ تم ہمیشہ دُوسروں کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑاتے ہو۔"
ہومز نے اس کا جواب نہایت مُلائمت سے دیا "جب

آپ باہر تشریف لے جائیں تو مہربانی کر کے دروازہ بند کر دیجیے گا۔"

"چلا تو جاؤں گا ہی لیکن جو کہنا چاہتا ہوں، وہ سُن لو۔ میرے معاملات میں دخل مت دو۔ ہیلن یہاں آئی تھی۔ میں نے اس کا پیچھا کیا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے۔ لیکن تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے۔"

یہ کہتا ہوا وہ آتش دان کے قریب گیا، چٹھا اُٹھا کر اس کو ایک نظر دیکھا اور اُسے ہاتھ سے موڑ کر آتش دان میں پھینک دیا۔ پھر ایک نگاہ ہومز اور واٹسن پہ ڈالی اور کمرے سے جانے کے لیے مُڑا۔

"بہت اچھی قسم کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔" ہومز نے مُسکراتے ہوئے واٹسن سے کہا اور واٹسن بھی مُسکرا پڑا۔

"میں زیادہ بُرا تو نہیں ہوں لیکن طاقت ور ضرور ہوں۔" ڈاکٹر بولا اور پھر باہر نکل گیا۔

ہومز نے اس کے جانے کے بعد واٹسن سے کہا "آؤ واٹسن، پہلے ناشتا کر لیں۔ پھر میں ذرا باہر جاؤں گا اور ڈاکٹر رائے لاٹ کے بارے میں معلومات حاصل کروں گا۔"



شرلاک ہومز صبح کا ناشتا کر کے نکلا تو تقریباً ایک بجے شہر سے واپس ہُوا۔ اس عرصے میں وہ کافی کام کر کے آیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا جس پر کچھ الفاظ اور ہندسے لکھے ہوئے تھے۔ کاغذ پر ایک نظر ڈال کر اس نے واٹسن سے کہا:

"میں نے رائے لاٹ کی بیوی کا وصیت نامہ دیکھ لیا ہے۔ موت کے وقت اس کی آمدنی ایک ہزار ایک سو پاؤنڈ تھی۔ اب سات سو پچاس پاؤنڈ سے زائد نہیں ہے۔ دونوں لڑکیوں کو شادی کے بعد دو سو پچاس پاؤنڈ ملیں گے۔ اس کا مطلب بالکل صاف ہے۔ ڈاکٹر رائے لاٹ کے پاس لڑکیوں کو دے کر کچھ زیادہ نہ بچے گا۔

"بوڑھے ڈاکٹر رائے لاٹ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم اس کے معاملات میں دل چسپی لے رہے ہیں لہٰذا جلد سے جلد

ہمیں اسٹوک مورن پہنچ جانا چاہیے۔ تم اپنا ریوالور ساتھ لے لو۔ ایسے موقع پر اس کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ہمارا مقابلہ اس شخص سے ہے جو لوہے کے موٹے چھٹے کو اپنے ہاتھ سے موڑ دیتا ہے۔"

واٹسن نے اس سے اتفاق کیا اور تھوڑی دیر میں دونوں جانے کے لیے تیار ہو گئے۔

واٹرلو سے وہ لیدر ہیڈ جانے کے لیے گاڑی میں سوار ہو گئے۔



سٹیشن پر پہنچ کر اُنھوں نے ایک گھوڑا گاڑی کی اور پانچ میل تک سرسبز کے خوب صورت مناظر سے لطف اُٹھاتے رہے ــــ پیڑوں اور جھاڑیوں میں نئی پتیاں آنی شروع ہو گئی تھیں۔ سُورج کھلے ہوئے آسمان میں چمک رہا تھا۔ دیہات جانے کا یہ بہترین موسم تھا۔ ہومز اور واٹسن نے اس سے خوب لُطف اُٹھایا اور آخر اپنی منزل پر

جا پہنچے۔

ہومز نے اپنی ٹوپی کو آنکھوں پر کھینچ لیا تھا اور کسی گہرے خیال میں بیٹھا ہوا تھا کہ یک بیک اس نے کھیتوں کی طرف دیکھا اور آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے واٹسن سے کہا:

"اُدھر دیکھو۔ پیڑوں کے درمیان پارک میں ایک پُرانا مکان نظر آ رہا ہے۔"

واٹسن نے نگاہ اُٹھائی تو ہومز نے کہا "شاید یہی اسٹوک موران ہے۔"

کوچوان نے کہا "جی ہاں جناب، یہی ڈاکٹر رائے لاٹ کا مکان ہے۔"

"ہمیں وہیں جانا ہے۔" ہومز نے کہا۔

"وہ، جہاں وہ شریف عورت ٹہل رہی ہے۔" کوچوان نے کہا

"میرے خیال میں وہ عورت مس ہیلن ہے۔" ہومز اور کوچوان نے اس کی تصدیق کی۔ قریب پہنچ کر وہ گاڑی سے اُتر پڑے۔ کوچوان کرایہ لے کر لیدر ہیڈ کی طرف واپس ہو گیا۔ دونوں آگے بڑھنے لگے اور آہستہ آہستہ ہیلن کے قریب پہنچ گئے۔

"ہم اپنے وعدے پر آ گئے۔" اُنھوں نے مس ہیلن کو سلام کر کے کہا۔

"میں آپ کا انتظار کر ہی رہی تھی۔ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ رائے لاٹ صاحب شہر گئے ہوئے ہیں۔ شام سے قبل واپس نہ ہوں گے۔"

"ہم کو رائے لاٹ صاحب سے مل کر بہت خوشی ہوگی۔" ہومز نے مسکرا کر کہا۔ پھر چند الفاظ میں ڈاکٹر کے اپنے ہاں آنے کا واقعہ بیان کیا۔

"اس نے میرا پیچھا کیا۔ اس کا مطلب؟" ہیلن کے منہ سے نکلا۔ وہ گھبرا سی گئی اور خوف سے اس کا چہرہ سفید پڑ گیا۔ پھر وہ خود بخود کہنے لگی:

"وہ جب واپس آئے گا تو کیا کہے گا؟"

ہومز نے اس کو تسلی دی "اب اس کو خود اپنے لیے احتیاط کرنا پڑے گی کیونکہ جو شخص اس کے مقابلے پر ہے وہ اس سے زیادہ مضبوط اور چالاک ہے۔"

مکان پرانا اور بھورے رنگ کا تھا۔ ہومز مکان کے اوپر چڑھ گیا اور کھڑکیوں کو بغور دیکھنے لگا۔ پھر ایک کمرے کی طرف دیکھ کر بولا:

میرے خیال میں یہی وہ کمرا ہے جس میں تم سویا کرتی تھیں اور وہ کمرا جو درمیان میں ہے' وہ تمھاری بہن کا تھا۔ اس کے بعد دوسرا کمرا ڈاکٹر رائے لاٹ کا ہے؟"

"جی ہاں، ایسا ہی ہے لیکن آج کل تو میں اپنی بہن کے کمرے میں سوتی ہوں۔ میرے کمرے کی تو مرمت ہو رہی ہے۔"

پھر اس نے سوالیہ انداز میں کہا "سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نے مرمت کیوں شروع کر رکھی ہے جب کہ شادی کا کوئی خاص انتظام نہیں کیا۔ میں تو سمجھتی ہوں کہ شادی تک یہ مرمت ختم بھی نہیں ہو سکتی۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ وہ مجھے میرے کمرے سے منتقل کرنا چاہتا ہو؟"

ہومز نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا "ان کمروں کے دوسری طرف غلام گردش ہے۔ کیا ان میں کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں؟"

ہیلن نے بتایا "جی ہاں، لیکن بہت چھوٹی جن کے ذریعے کوئی شخص اندر داخل نہیں ہو سکتا۔"

"میں ذرا دیکھوں گا انہیں۔" ہومز نے کہا اور اس طرف قدم اٹھانے لگا۔

ادھر ادھر کا سرسری جائزہ لے کر اس نے ہیلن سے سوال کیا "تم جب دروازوں کو تالا لگا دیا کرتی تھیں تو کوئی اس راستے سے کیونکر داخل ہو سکتا ہے۔ اچھا اب اندر جا کر کھڑکی بند کر دو۔"

مس ہیلن نے کھڑکی بند کر دی تو ہومز نے اس کو کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ کھل نہ سکی اس کے بعد اس

نے اپنے آتشی شیشے کی مدد سے قلابوں کو غور سے دیکھا لیکن وہ نئے اور اچھی حالت میں تھے۔

"ہوں!" اس نے کہا "کوئی کھڑکی کے ذریعے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ اچھا ہمیں اندر چلنا چاہیے۔ شاید وہاں کوئی بات سمجھ میں آ سکے۔"

ایک چھوٹا سا دروازہ غلام گردش کی طرف تھا جو سونے کے کمروں میں کھلتا تھا۔ ہومز نے بہت غور سے دیکھا اور کسی نتیجے پر پہنچ کر سر ہلا دیا۔ اب اس کو تیسرا کمرا دیکھنے کی ضرورت نہیں تھی، اس لیے وہ اس کمرے میں آ گئے جس میں آج کل مس ہیلن رہتی تھی اور جس میں اس کی بہن نے انتقال کیا تھا۔

یہ ایک اچھا کمرا تھا۔ اس کے کونے میں پلنگ، ایک میز اور ایک کھڑکی کے قریب کچھ کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ہومز ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ اس کی نظریں ہر چھوٹی بڑی چیز کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"گھنٹی کھینچی جاتی ہے تو کہاں بجتی ہے؟" اس نے اس رسّی کی طرف اشارہ کیا جو پلنگ کے اوپر لٹک رہی تھی۔

"نوکروں کے کمرے میں۔" ہیلن نے جواب دیا۔

ہومز نے سوال کیا "یہ گھنٹی تو نئی معلوم ہوتی ہے؟"

ہیلن نے بتایا "جی ہاں، کوئی ڈھائی سال پہلے لگائی گئی تھی۔"

ہومز نے پوچھا "کیا تمہاری بہن نے گھنٹی لگانے کے لیے کہا تھا؟"

"میں اس کے متعلق تو کچھ نہیں کہہ سکتی مگر میں نے اس کو کبھی گھنٹی استعمال کرتے نہیں دیکھا۔" ہیلن نے کہا۔

"اچھا، میں ذرا فرش کو دیکھ لوں۔" ہومز بولا۔

وہ آگے بڑھ کر زمین پر بیٹھ گیا اور دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل ہاتھ میں آتشی شیشے لیے دیر تک آگے پیچھے فرش پر رینگتا رہا۔ پھر نہایت ہوشیاری سے دیواروں اور دروازوں کو دیکھا۔ آخر میں پلنگ کے پاس آ گیا۔ دیواروں پر ایک اچٹتی نظر ڈال کر اس نے گھنٹی والی رسی کو ہاتھ میں لے کر کھینچا اور سوال کیا:

"باہر کوئی گھنٹی بجی؟"

واٹسن نے کہا "آواز تو سنائی نہیں دی۔"

ہیلن نے پوچھا "کیا یہ بجتی نہیں ہے؟"

ہومز نے بتایا "نہیں۔ یہ صرف رسی ہی ہے اور ایک ہک کے ذریعے روشن دان میں لٹکی ہوئی ہے۔"

ہیلن بولی "میں نے تو اس سے پہلے کبھی اس کو نہیں آزمایا اور نہ کسی کو گھنٹی بجاتے دیکھا۔"

ہومز ایک لمحہ خاموش رہا۔ پھر کہنے لگا "اس کمرے میں

دو تین باتوں کو میں سمجھ نہیں سکا۔ روشن دان بجائے اس کے کہ تازہ ہوا کے لیے باہر ہوتا، دوسرے کمرے کی طرف ہے جس کا کوئی مقصد سمجھ میں نہیں آتا۔"

ہیلن نے کہا۔" یہ بھی بالکل نیا ہے۔"

"میرے خیال میں تو یہ گھنٹی کی رسّی کے لیے بنایا گیا ہے۔" ہومز بولا۔ پھر کچھ سوچ کر کہنے لگا:

"کتنی عجیب باتیں ہیں۔ گھنٹی کی رسّی بغیر گھنٹی کے ہے اور روشن دان روشنی نہیں پہنچاتا۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جو ہر گھر میں موجود نہیں ہوتیں۔ اب ہمیں دوسرا کمرا دیکھنا چاہیے۔"

یہ کہتا ہُوا وہ برابر کے کمرے میں آ گیا جو ڈاکٹر رائے لاٹ کا تھا۔ یہ ہیلن کے کمرے سے بڑا تھا۔ اس میں ایک پلنگ، ایک میز، ایک کرسی، کچھ کتابیں اور ایک بڑی سی الماری رکھی ہوئی تھی۔ ہومز نے کمرے کی ایک ایک چیز کو بہت غور سے دیکھا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک گیا۔ ہر شے پر اِدھر اُدھر سے نظر ڈالی۔ پھر الماری کی طرف اشارہ کر کے دریافت کیا:

"اس کے اندر کیا ہے؟"

ڈاکٹر رائے لاٹ کے کاغذات۔" ہیلن نے جواب دیا۔

"تم نے دیکھا ہے ان کاغذات کو؟" ہومز نے سوال کیا۔

ہیلن نے بتایا "صرف ایک مرتبہ، چند سال ہوئے ایک بار میری نظر پڑی تھی۔ اس وقت الماری کاغذوں سے بھری ہوئی تھی۔"

"اس میں کوئی بلی تو نہیں ہے؟" ہومز نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیوں؟"

ہومز نے ایک چھوٹی سی دودھ کی طشتری اٹھائی جو الماری کے اوپر رکھی ہوئی تھی۔

"نہیں۔ ہم بلی تو نہیں رکھتے لیکن ہمارے یہاں ایک چیتا اور ایک بن مانس ضرور ہے۔"

"ہاں! چیتا بڑی بلی ہی کی طرح ہوتا ہے لیکن ایک طشتری بھر دودھ چیتے کے پینے کے لیے تو بہت تھوڑا ہے۔" ہومز نے کہا۔

ہیلن اس کا کوئی جواب نہ دے سکی تو ہومز کرسی کے نزدیک بیٹھ گیا اور اس کو جھک جھک کر دیکھتا رہا، پھر یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا:

"بہت بہت شکریہ! یہاں ہر چیز بہت دل چسپ ہے۔"

اس کی نگاہ ایک چھوٹے سے کوڑے (ہنٹر) پر پڑی جس کی طرف اس نے واٹسن کو توجہ دلائی۔



"واٹسن، تمھارا کیا خیال ہے اس کے بارے میں؟"
واٹسن نے جواب دیا "میں تو سمجھتا ہوں کہ دوسرے کوڑوں کی طرح یہ بھی ایک کوڑا ہے۔"

"مس ہیلن، یہاں تو ہم نے کافی دیکھ لیا ہے۔ اب آؤ باغ میں چلیں۔ شاید وہاں کوئی بات سمجھ میں آ جائے۔"

ہومز جب باغ کی روش پر چل رہا تھا تو اس کا چہرہ اتنا سیاہ ہو رہا تھا جتنا پہلے کبھی نظر نہ آیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں کچھ سوچتا جا رہا تھا اور رہ رہ کر اس کا

سر ہل رہا تھا۔ آخر وہ چلتے چلتے ہیلن سے بولا:
"مس ہیلن، میں جو کچھ کہوں تمھیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔"
ہیلن نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا تو اس نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا "وہ جو سرائے ہے نا۔"
"جی ــــ!" ہیلن نے کہا۔
"تمھاری کھڑکی وہاں سے دکھائی دے گی؟" ہومز نے پوچھا۔
"ہاں، دکھائی دے گی۔" ہیلن نے کہا۔
"تم اپنے کمرے میں رہنا" ہومز بولا "اور جب ڈاکٹر رائے لاٹ واپس آئے تو کوشش کرنا کہ اس کو تم سے بات کرنے کا موقع نہ ملے۔ جب وہ اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلا جائے تو تم اپنی کھڑکی کی جھلملیاں کھول دینا۔ وہاں ایک لیمپ بھی رکھ دینا تاکہ ہم اسے دیکھ سکیں۔ پھر اس کمرے میں چلی جانا جہاں تم سوتی ہو۔ باقی سب ہم پر چھوڑ دو۔"
ہیلن نے سوال کیا "لیکن آپ کیا کریں گے؟"
ہومز نے بتایا "ہم تمھارے کمرے میں رات گزاریں گے اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ سیٹی کی آواز کہاں سے آتی ہے؟"
"میرے خیال میں آپ بات کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں

"مسٹر ہومز، بتا دیجیے کہ میری بہن کا انتقال کیسے ہوا؟" ہیلن نے بے چینی سے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔ جب تک کسی بات کا یقین نہ ہو جائے اُس وقت تک بولنا نہیں چاہیے۔" پھر اس نے فیصلہ کُن انداز میں کہا "اچھا، اب ہمیں چلنا چاہیے کیونکہ ڈاکٹر رائے لاٹ واپس آ گیا اور اُس نے ہمیں دیکھ لیا تو ہم تمھاری کوئی مدد نہ کر سکیں گے۔"

ہومز اور واٹسن سرائے کی طرف روانہ ہو گئے جہاں اُنھوں نے ایسے دو کمرے حاصل کیے جہاں سے مس ہیلن کے کمرے کی کھڑکی دیکھ سکتے تھے۔

سرائے میں پہنچ کر تھوڑی دیر بعد وہ باہر نکل آئے اور وہاں سے ہیلن کا مکان دیکھتے رہے۔ اندھیرا ہونے پر وہ سرائے واپس جا رہے تھے تو اُنھوں نے ڈاکٹر رائے لاٹ کو گھر کی طرف جاتے دیکھا۔ وہ آڑ میں ہو گئے۔ جب وہ اپنے کمرے میں جا کر بیٹھے تو رائے لاٹ کی بیٹھک کے کمرے کی کھڑکیوں سے روشنی آ رہی تھی۔

"واٹسن، میں سوچتا ہوں کہ آج رات تم کو اپنے ساتھ نہ لے جاؤں کیونکہ آج بہت خطرہ ہے۔"

"تب تو میں ضرور ساتھ چلوں گا کیونکہ تمھیں میری مدد کی

ضرورت ہو گی۔" واٹسن نے کہا۔

ہومز نے کہا "تمہاری مرضی۔"

پھر وہ اپنے خیالات میں کھو گئے۔ ہومز نے واٹسن کے مقابلے میں ہر چیز کا زیادہ اچھی طرح جائزہ لیا تھا لیکن واٹسن نے بھی بات کو سمجھنے کی پوری کوشش کی تھی۔ مگر ان میں سے ہر ایک کی ہر چیز کے بارے میں بالکل الگ رائے تھی۔

آخر واٹسن نے ہومز سے پوچھا:

"سمجھ میں نہیں آتا کہ گھنٹی کی رسّی کس لیے لگائی گئی ہے؟"

"روشن دان کو تو دیکھا ہی تھا تم نے؟" ہومز نے سوال کیا۔

"ہاں ــــ روشن دان تو بہت سے کمروں میں ہوتے ہیں۔"

"مجھے اسٹوک موران پہنچنے سے پہلے ہی اس کی اُمید تھی کہ ہمیں وہاں کوئی روشن دان ضرور ملے گا اور تم کو یاد ہوگا کہ مس ہیلن نے کہا تھا کہ ڈاکٹر رائے لاٹ کے سگار کا دُھواں اس کی بہن کے کمرے میں آ رہا تھا۔ اور تم نے وہ پلنگ بھی دیکھا ہو گا؟"

"ہاں ــــ ایک پلنگ تھا، دُوسرے پلنگوں کی طرح۔" واٹسن نے کہا۔

"نہیں، وہ پلنگ کچھ مختلف تھا۔ بد نصیب عورت اس کو کھسکا بھی نہ سکتی تھی۔ وہ زمین کے ساتھ کیلوں سے جڑا ہوا تھا تاکہ ہمیشہ روشن دان اور گھنٹی کی رسّی کے نیچے رہے۔"

واٹسن اچانک تاریکی سے روشنی میں آ گیا۔ وہ چیخ سا پڑا:

"اب میری سمجھ میں آ گیا، تمھارا مطلب!"





رات کی تاریکی بڑھتی جا رہی تھی۔ نو بجے کے قریب اسٹوک مورن میں بالکل اندھیرا ہو گیا۔ پھر دو گھنٹے اور گزر گئے اور وہ دونوں کسی اُمید پر اندھیرے میں بیٹھے رہے۔ ہومز پائپ پی رہا تھا اور واٹسن کھڑکی کے باہر دیکھ رہا تھا۔ گیارہ کے قریب درختوں کے درمیان سے ایک روشنی سی ظاہر ہوئی۔ ہومز نے کہا:

"مس ہیلن ہم کو اشارہ کر رہی ہے۔ شاید ڈاکٹر اپنے کمرے میں چلا گیا۔"

دونوں پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے۔ وہ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لمحے بعد باہر سڑک پر آ گئے۔ رات کی مدھم روشنی میں وہ باغ سے گزرے اور کھڑکی کے قریب پہنچ گئے۔ اتنے میں جھاڑیوں میں سے ایک سیاہ چیز دوڑتی ہوئی آئی اور ان کے نزدیک آ کر رُک گئی۔ پھر اندھیرے میں بھاگ گئی۔

"میرے خدا! یہ کیا ہے؟" واٹسن نے کہا۔ ہومز اپنا منہ

اس کے کان کے قریب لا کر بولا :

"بن مانس !"

ایک لمحے بعد انھوں نے اپنے جُوتے اُتار لیے اور دبے پاؤں چلتے ہوئے مس ہیلن کے کمرے میں داخل ہو گئے۔ ہر چیز بالکل ویسی ہی تھی جیسی دن کے وقت انھوں نے دیکھی تھی۔ ہومز نے کھڑکی کو بند کر دیا، لیمپ بُجھا دیا اور وہ خاموشی کے ساتھ اندھیرے میں بیٹھ گئے۔ ہومز نے آہستگی سے واٹسن سے کہا :

"سونا نہیں۔ ریوالور ہاتھ میں رکھنا۔ میں پلنگ کے پاس بیٹھتا ہُوں۔ تم اس کُرسی پر بیٹھ جاؤ۔"

واٹسن اس کے کہنے کے مُطابق کُرسی پر بیٹھ گیا اور ہومز کسی بات کا انتظار کرنے لگا۔

ہومز ایک لمبا سا بید اپنے ساتھ لایا تھا جس کو اُس نے پلنگ پر رکھ دیا اور چُپ چاپ بیٹھ گیا۔ دیا سلائی کی ڈبیا اس کے قریب رکھی ہُوئی تھی اور کان کسی آہٹ پر لگے ہُوئے تھے۔

واٹسن کو یہ خوف ناک رات زندگی میں کبھی فراموش نہ ہو سکی۔ خطرہ ہر لمحہ ایک طرف سے دوسری طرف جاتا محسُوس ہو رہا تھا اور وہ بالکل دم بخُود تھا۔ ہومز اس سے چند قدم کے

فاصلے پر بیٹھا ہُوا تھا، پُوری آنکھیں کھولے ہُوئے، ہر طرف سے چوکنّا اور ہر خطرے کا مُنتظر۔ تھوڑے تھوڑے وقفے سے چیتے کی بِلّی جیسی آواز کھڑکی سے باہر سُنائی دیتی۔ گاؤں کے گرجا گھر کی گھڑی ہر پندرہ منٹ پر ایک گھنٹا بجا دیتی۔ یہ پندرہ منٹ کا عرصہ بہت طویل معلوم ہوتا۔ بارہ بج گئے۔ پھر ایک، پھر دو اور تین بجے اور وہ بیٹھے اِنتظار کرتے رہے۔

یکایک روشن دان سے روشنی سی نمودار ہوئی۔ واٹسن نے کِسی کو دُوسرے کمرے میں حرکت کرتے دیکھا۔ پھر ایک گہرا سنّاٹا چھا گیا۔ آدھ گھنٹے بعد اس نے ایک بار پھر ویسی ہی آواز ایک ہلکی سی سرسراہٹ کی سی آواز۔

ہومز اس آواز پر پلنگ سے اُچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ایک تیلی جلائی اور اپنا بید زور زور سے گھنٹی کی رسّی پر مارنے لگا۔ پھر اس نے آہستہ سے واٹسن سے کہا:

"دیکھ رہے ہو واٹسن۔ دیکھ رہے ہو نا؟"

لیکن واٹسن نے کچھ نہیں دیکھا تھا۔ ہومز برابر رسّی پر بید مارتا رہا اور روشن دان کی طرف دیکھتا رہا۔ یکایک رات کی خاموشی میں ایک بہت ہی خوف ناک چیخ سُنائی دی جو واٹسن نے اس سے پہلے نہ سُنی تھی۔ پھر یہ چیخ آہستہ آہستہ زور دار ہوتی گئی۔ ایک بہت ہی خوف ناک چیخ جو پُورے گھر



میں گونج گئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ چیخ گاؤں بھر میں سُنی گئی تھی۔ واٹسن نے ہومز کی طرف دیکھا اور پوچھا:

"اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟"

"مطلب یہ کہ سب کچھ ختم ہو گیا۔" ہومز نے جواب دیا "اور جو کچھ ہُوا، اچھا ہی ہُوا۔"

پھر اس نے کہا "اب ہمیں ڈاکٹر رائے لاٹ کے کمرے میں چلنا چاہیے۔"

ہومز نے اُٹھ کر لیمپ روشن کیا اور باہر نکل کر غلام گردش میں آ گیا۔ ڈاکٹر رائے لاٹ کے کمرے کا دروازہ بند تھا۔ اس نے اس کو کھٹکھٹایا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ آخر اس نے دھکا دے کر کھول دیا۔

رائے لاٹ کے کمرے میں میز پر ایک لیمپ رکھا ہوا تھا جس کی روشنی الماری پر پڑ رہی تھی۔ الماری کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میز کے پاس ایک کرسی پر ڈاکٹر رائے لاٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور منہ اوپر کی طرف اُٹھا ہوا تھا، آنکھیں روشن دان کو گھور رہی تھیں اور سر کے چاروں طرف رسّی سی لپٹی ہوئی تھی۔ یہ لوگ جب اندر داخل ہوئے تو اس نے کوئی حرکت نہیں کی۔



"رسّی!" ہومز نے کہا۔ واٹسن اس کے پاس پہنچا تو رسّی خود کھلنے لگی اور ڈاکٹر کے بالوں میں سے ایک سانپ کا منہ ظاہر

ہونے لگا۔

"سانپ!" ہومز چلایا "ہندوستان کا سب سے خطرناک سانپ جس کے ڈسنے کے دس سکنڈ بعد ہی ڈاکٹر رائے لاٹ مر گیا۔"

پھر اس نے آہستہ سے کہا:

"ہمیں اسے الماری میں بند کر دینا چاہیے اور مس ہیلن کو کسی مقام پر پہنچا کر پولیس کو بلانا چاہیے۔"

ہومز نے کوڑے کو مردہ ڈاکٹر کے ہاتھ سے لے لیا، سانپ کو اس میں لپیٹا اور الماری میں رکھ کر اس کا دروازہ بند کر دیا۔ اس طرح اسٹوک موران کے ڈاکٹر گرمیسی رائے لاٹ سے اس کی سوتیلی بیٹی ہیلن کو ہمیشہ کے لیے نجات مل گئی۔

مصیبت کی ماری ہیلن اگلے دن صبح کی گاڑی سے قریب کے ایک قصبے ہارو میں اپنی چچی کے گھر پہنچا دی گئی۔ رائے لاٹ ایک چھوٹے سے سانپ سے کھیلنے کے نتیجے میں موت کی نیند سو چکا تھا۔ پولیس نے اس کی تفتیش میں ہومز اور واٹسن سے مدد لی اور دوسرے دن ساری کارروائی ختم کر کے سب لندن روانہ ہوئے تو راستے میں شرلاک ہومز نے واقعات کی تفصیل بیان کی۔ اس نے کہا:

"میں نے معاملے کو اس وقت تک صحیح طور نہیں سمجھا تھا جب تک مس ہیلن کے کمرے میں نہیں گیا۔ وہاں جاتے ہی

میری نظر گھنٹی کی رسّی پر پڑی جو گھنٹی کی رسّی نہیں تھی۔ پھر میں نے روشن دان کو دیکھا جو ڈاکٹر رائے لاٹ کے کمرے میں کھُلتا تھا۔ پھر روشن دان کے بالکل نیچے زمین سے جُڑا ہوا پلنگ دکھائی دیا تو واضح ہو گیا کہ رسّی وہاں اس لیے لگائی گئی تھی کہ کسی چیز کو روشن دان کے ذریعے پلنگ پر پہنچانے کے لیے پُل کا کام کر سکے۔ سانپ کو استعمال کرنے کی یہ بالکل نرالی ترکیب تھی جو ڈاکٹر رائے لاٹ جیسا کوئی چالاک آدمی ہی سوچ سکتا تھا۔

"جب میں اس کے کمرے میں گیا تو مجھے اس کی کُرسی پر پیر کے نشان نظر آئے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر سانپ کو روشن دان سے داخل ہونے کی مشق کراتا تھا۔ سانپ اس سے سدھا ہُوا تھا اس لیے وہ اس کو نہ کاٹتا۔۔۔ ڈاکٹر صُبح ہونے سے پہلے پہلے سانپ کو واپس بُلانے کے لیے سیٹی بجاتا تھا جس کو سُن کر وہ آ جاتا۔ پھر ڈاکٹر اس کو دُودھ دیتا اور کوڑے میں لپیٹ کر الماری میں بند کر دیتا۔

"دھات کے ٹکڑے کی جو آواز مس ہیلن نے سُنی تھی وہ الماری کے دروازے کی ہوگی جو سانپ کو اندر رکھ کر بند کیا گیا ہوگا۔ یہ باتیں میں نے اٹکل سے سمجھ لی تھیں اور اسی

لیے بید لے کر گیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی میں نے سانپ کے سرسرانے کی آواز سُنی، فوراً بید کو اِستعمال کیا اور سانپ کو روشن دان کے ذریعے واپس بھگا دیا۔

"سانپ جھلّا کر پلٹا تو جو شخص بھی اس کے سامنے آیا، اسی کو اس نے کاٹ لیا اور اِتّفاق سے یہ شخص خود سانپ کا پالنے والا ڈاکٹر رائے لاٹ ہی تھا۔ بلاشُبہ ڈاکٹر رائے لاٹ میری ہی وجہ سے مرا لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے اس کی موت کا افسوس ہے۔"